السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

میری والدہ صاحبہ نے غلطی سے اپنی بھتیجی کو دودھ پلادیا تھا اب اس بھتیجی کا رشتہ مجھ سے طے پایا ہے ،جب کہ ہم دونوں میں دودھ پینے کی مدت کا فرق دو سال کا ہے ۔کیا یہ نکاح جائز ہوگا؟اس مسئلے کو قرآن حدیث کے حوالے سے تحریر کریں نکاح کی تاریخ ۳۰نومبر مقرر ہو چکی ہے ۔(محمد شفیق پسرور ضلع سیالکوٹ)

الجواب بعون الوهاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

بشرط صحت سوال صورت مسئولہ میں واضح ہو کہ جس طرح حقیقی ہمشیرہ سے نکاح حرام ہے اسی طرح رضاعی ہمشیرہ سے بھی نکاح حرام ہے چونکہ آپ کی تصریح کے مطابق آپ کی منسوبہ لڑکی کو آپ کی والدہ دودھ پلا چکی ہیں لہٰذا وہ آپ کی رضاعی ہمشیرہ بن چکی ہے یہ کوئی ضروری نہیں کہ رضاعت کے ثبوت کے لئے ایک ساتھ ہی دودھ پیا جائے ۔

قرآن مجید میں ہے : ا

وَأُمَّهَاتُكُمُ اللَّاتِي أَرْضَعْنَكُمْ وَأَخَوَاتُكُم مِّنَ الرَّضَاعَةِ...۲۳.... النساء

"اور تمہاری وہ مائیں جنھوں نے تمہیں دودھ پلایا ہے اور تمہاری دودھ کی بہنیں تم پر حرام کی گئی ہیں"

تفسیر ابن کثیر میں ہے :

(وعن عائشةان النبی صلی اللہ علیہ وسلم قال :{یحرم من الرضاعة مایحرم من الولادة }(ج ا ص ٦٩)(ا :تفسیر ابن کثیر ج ا ص ٤٦٩ صحیح البخاری ج ٢ ص ٧٦٤)

"ام المومنین سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا بے شک رضاعت بھی ان رشتوں کو حرام کر دیتی ہے جنھیں نسب حرام قرار دیتی ہے حضرت عائشہ"

لہٰذا ان دونوں حوالہ جات سے معلوم ہوا کی رضاعی ہمشیرہ سے نکاح حرام ہے ۔اس لئے آپ کی پھوپھی زاد نے چونکہ آپ کی والدہ کا دودھ پیا ہے لہٰذا وہ آپ کی رضاعی ہمشیرہ بن چکی ہے بشر طیکہ اس نے تین بار دودھ پیا ہو یعنی تین دفعہ پستان منہ میں ڈال کر دودھ پیا ہو اگر اس سے کم مرتبہ دودھ پیا ہو تو پھر رضاعت ثابت نہیں ہوگی اور نکاح جائز ہوگا ۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ محمدیہ

ج1ص743

محدث فتویٰ